مدارس عربیہ کے طلبہ سے اہم گزارشات

دورانِ تعلیم کیسی زندگی گزاریں؟ وَقت کے تقاضے اور ذمہ داریاں!

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کا ایک یادگار خطاب

٢٤ شوالْ المکرم ١٤٠٢ کو دارالعلوم اکوڑہ خٹك میں نئے تعلیمی سال کے آغاز کے موقع پر حضرت شیخ الحدیث مولاناعبدالحق قدس سرہ نے درس ترمذی شریف کے افتتاح کے بعد طلبہ سے حسب ذیل بصیرت افروز خطاب فرمایا، جس کے مخاطب تمام دینی مدارس کے طلبہ اور اهل علم هیں۔ یہ بصیرت افروز بیان(جسے حضرت مولاناسمیع الحق مدظلهم نے مرتب کیا) شامل اشاعت کیا جارها ہے۔

طلب علمی کی مجالس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں:

خطبہ مسنونہ اور افتتاح ترمذی شریف کے بعد:...... یہ افتتاح مبارک ہو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب طلبہ حدیث سیکھنے اور دین سمجھنے کے لیے تشریف لاویں تو انہیں مرحبا کہیں، تو بھائیو! میں بھی آپ سب کی خدمت میں اصاغر و اکابر کی خدمت میں مرحبا پیش کرتا ہوں، طالب علم کی بڑی شان ہے اور عالم کا بڑا مقام اور مرتبہ ہے، حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ایک قوم کسی مکان میں جمع ہو جائے......

مااجتمع قوم فی بیت من بیوت اللّٰہ یتلون کتاب اللّٰہ فیتدا رسونہ بینهم الا حفتهم الملائکة و نزلت علیهم السکینة وغشیتهم الرحمة (ابن ماجه: ج٥ ٢٢)

اللہ کے ذکر کے لیے جمع ہوتے ہیں تو عرش کرسی اور آسمانوں کے فرشتوں کے سامنے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”اے فرشتو! یہ میرے عباد ہیں، میرے اس گھر میں جمع ہوئے ہیں......تم نے تو کہا تھا کہ

اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا مَن یُّفۡسِدُ فِیۡهَا وَیَسۡفِكُ الدِّمَآءَ (البقرة: ٣٠)

مگر یہ تو دین سیکھنے کے لیے ملک کے مختلف اطراف سے آکر یہاں جمع ہو گئے ہیں اور گرمی میں ان تکالیف میں ان

لوگوں نے دین سیکھنے کے لیے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔

میرے محترم بزرگو! دنیا کا ایک معمولی صدر اگر کسی کا ذکر اپنی مجلس میں کر دے تو وہ اس پر کتنا فخر کرتا ہے کہ آج فلاں مجلس میں میرا ذکر بادشاہ نے کر دیا تو جب احکم الحاکمین مالک الملک وہ سب فرشتوں کے سامنے ہم جیسے گناہ گاروں (ہمیں بھی اور سب کو اللہ تعالیٰ ان میں شامل کر دے) کا ذکر فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس طرح ایک بڑی عزت، بڑا مقام، بہت بڑا درجہ ان لوگوں کو دینا چاہتے ہیں جو درس قرآن وحدیث اور اللہ کی خاطر اپنے بلاد واماکن کو چھوڑ چکے ہیں، تو یہ ایک بڑا مقام ہے۔

مستحبات اور سنن کا بھی خیال رکھنا:

میرے بھائی! میں بیماری اور گرمی کی وجہ سے کچھ زیادہ عرض نہیں کر سکتا البتہ اتنا عرض کروں گا کہ علم اور اہل علم کی جتنی قدر ہے تو یہ قدر اس وقت ہے کہ اس کے ساتھ عمل بھی ہو، فرائض اور واجبات تو ہوں گے ہی مستحبات اور سنن بھی صحیح ادا ہوں، میں آپ سے عرض کروں کہ مثلاً یہ دارالعلوم ہے اس کے مختلف شعبوں پر تقریباً گیارہ لاکھ کے لگ بھگ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

لوگ بھوکے رہ کر بھی دین کی خاطر ہمیں کھلاتے ہیں:

یہ خطیر رقم قوم اس مدرسہ کو دیتی ہے کہ اس میں دین کی کچھ خدمت ہوتی ہے، یہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ اگر ہم اور آپ اپنے گھروں میں بیٹھ جائیں تو ہمیں کوئی دو چار دن بھی کھانا نہیں کھلائے گا، ہمارا بھائی کیوں نہ ہو، باپ کیوں نہ ہو کیا مفت کھانا دے دے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ کہے گا کہ جاؤ اپنی محنت مزدوری کرو کیا تیار خور بیٹھے ہو، مگر آپ کو قوم نظر عزت سے دیکھتی ہے تو اس وجہ سے نہیں کہ فقراء ہو اور ان کو کھانا بانٹنے کی اور جگہ نہیں مل رہی بلکہ ان کے اپنے گھر میں ضرورت مند ہوتے ہیں، بھوکے ہوتے ہیں، آس پاس بھوکے پیاسے موجود ہیں مگر ان کا آپ پر حسن ظن ہے، نیک گمان ہے کہ یہ باعمل لوگ ہیں، دین سیکھنے والے ہیں، اگر انہیں یقین آ جائے کہ یہ لوگ بھی ہماری ہی طرح اہل دنیا ہیں، دنیا کے طلب گار ہیں، دنیا کے شوقین ہیں تو اسی وقت ہمیں جواب دے دیں کہ جایئے اپنا کام کیجیے...... میں آپ سے کیا عرض کروں اسی ہفتہ کا واقعہ ہے جو گزر چکا کہ میں اپنی مسجد میں تھا ایک دو مہمان آئے اور طالب علم ہی انہیں لے کر آئے تو ایک شخص نے کہا کہ میں کچھ رقم مدرسہ کے لیے لایا ہوں مگر اب لانے پر خفا ہوں اور پچھتاتا ہوں کہ مسجد میں نماز پڑھنے گیا تو امام نے پگڑی نہیں باندھی تھی اور قدمین کے درمیان فاصلہ بھی چار انگلیوں سے زیادہ تھا، تو دیکھیے، پگڑی باندھنا امامت کے دوران فرض نہیں، واجب نہیں، سنت موکدہ نہیں، لیکن افضلیت اور استحباب تو ہے نا، اسی طرح نماز میں قیام کے دوران ہمارے حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ قدمین میں بقدر چار انگلیوں کے فاصلہ ہو، غیر مقلد حضرات کی رائے ہے کہ اس سے زیادہ مسافت ہو، تو اس ہفتہ کی بات ہے کہ وہ شخص پیشانی پر بل لیے ہوئے آیا اور مجھے بھی گھور گھور کر دیکھتا تھا اور کوستا تھا کہ یہ

کیسے لوگ ہیں کہ یہ مستحبات کے تارک ہیں، تو میں نے اس سے اندزہ لگایا اور آپ بھی لگالیں کہ قوم کا ہمارے اوپر کتنا اچھا گمان ہے، قوم جب یہاں آتی ہے اور دارالعلوم کے ساتھ کچھ بھلائی کرتی ہے تو اس وجہ سے کہ یہاں تو سب قطب اور غوث بیٹھے ہوں گے۔

قوم کا دینی مدارس اور طلبہ سے حسن ظن:

یہ سب فرائض وواجبات تو کیا مستحبات اور سنن کی اشاعت کرنے والے ہوں گے، یہ ان کی توقع ہوتی ہے آپ سے اس وجہ سے مدد کرتے ہیں، گھر میں اپنے باپ کو اپنے بیٹے کو نہیں دیتے، بھائی کو نہیں، پڑوسی کو نہیں، وطن کے غرباء کو نہیں دیتے اور آپ کو دیتے ہیں، یہاں پہنچاتے ہیں، اب اگر وہ دارالعلوم میں آجائیں اور یہاں حالت یہ ہو کہ سڑک کے کنارہ پر مسجد ہے تو گاڑیاں اور بسیں تو رک کے یہاں نماز کے لیے جمع ہوں، ادھر جماعت کھڑی ہو ادھر سبیل پر طلبہ نے قبضہ جما رکھا ہو اور وضو کے لیے دیر سے پہنچنے والے مہمانوں کے لیے جگہ نہ ملے، تو یہ وضو کرنے والے طلبہ جماعت سے نماز پڑھنے تو آگئے مگر تاخیر سے آئے یا جلدی آئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ پہلے آچکے ہوتے تو تکبیر اولیٰ کو پہنچنے تک مسجد بھر چکی ہوتی، صف بھر گئی ہوتی تو آنے والے مہمان جو دارالعلوم پر خرچ کرتے ہیں اور اپنے خون پسینہ کو خرچ کرتے ہیں، خوش ہو کر جاتے۔

طلبہ کی خاطر ایثار کی مثال:

میرے پاس کچھ عرصہ قبل ایک خوجہ سپاہی آیا اور مجھے ایک طرف کرکے دارالعلوم کے لیے کچھ دینے لگا، شاید سوا روپیہ تھا یا اس سے کچھ زیادہ تھا، دینے پر شرمار ہا تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہا مولوی صاحب! یہ رقم بہت حقیر سی ہے، تم محسوس نہیں کرو گے مگر یہ ایک ایسے شخص نے رقم بھیجی ہے کہ اس نے ایک وقت کھانا نہیں کھایا اور اسے بچا کر آپ کے پاس بھیج دیا ہے کہ طالب علموں پر خرچ ہو، میں سمجھا کہ وہ شخص یہ صاحب خود ہی تھے اور اس کو بھی راز میں رکھنا چاہتے تھے تو یہ لوگ ہمارے اوپر اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ طلبہ دین یہ غوث اور یہ قطب اور نیکوکار اور متقی ہوں گے اور جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (الفاطر: ۲۸)

''بے شک اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے خوف کھانے والے علماء ہی ہیں۔''

اَللہ سے علماء ڈرتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اس دور میں اللہ سے ڈرنے والے یہی لوگ ہیں۔

جنید بغدادیؒ تھے، غالبًا نزع کی حالت میں بھی تسبیح ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی، شاگردوں نے اور مریدوں نے کہا کہ حضرت اب تو تسبیح رکھ دیں!......تو فرمایا کہ اس تسبیح کی برکت سے تو اس مقام تک پہنچے ہیں، مطلب یہ تھا کہ مستحب کی پیروی کرنے سے اَللہ نے آج یہ مقام دے دیا تو آج آپ یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ یہ مستحب چھوڑ دیں۔

میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ قوم ہم سے عبرت اور نصیحت لیتی ہے اکیلا اکوڑہ نہیں آس پاس بلکہ سارا پاکستان آپ کی مدد کرتا ہے آپ کو غور سے دیکھتا ہے۔

اہل علم کی ضرورت اور مانگ:

میرے بھائیو! یہ ایک ایسا وقت آیا ہے ایسا دور آیا ہے کہ علماء کا وجود عنقا بنتا جا رہا ہے۔ رمضان کی تعطیلات میں بے شمار خطوط آرہے تھے کہ برائے خدا ہمیں کوئی ایسا مدرس علام دے دیجیے کہ جید عالم ہو، فنون پر عبور ہو، جتنی بھی تنخواہ چاہے ہم پیش کر دیں گے مگر ایسے عالم کو ہمارے پاس بھیج دو اور اگر اس کے ساتھ طلبہ بھی ہوں تو اور بھی اس کی قدر کریں گے۔ یہ حکومتیں اچھے ذی استعداد علماء کی تلاش میں ہیں، مختلف اسلامی ریاستوں سعودی عرب، کویت، بحرین اور افریقہ میں ایسے افراد کی ضرورت ہے اور ایسے لوگ بھی دارالعلوم سے اچھے جید علماء، حفاظ، قراء کے لیے رجوع کر رہے ہیں، رابطہ عالم اسلامی افریقی ملکوں کے لیے اچھے افراد کو اسلام کی اشاعت اور تعلیم کے لیے طلب کر رہی ہے مگر ان کا یہ بھی مطالبہ ہوتا ہے کہ یہ علماء عربی بول چال، عربی تحریر و تقریر کی بھی استعداد رکھیں مگر ہمارے ہاں افراد کو کتنی کمی ہے؟

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ان شاء اللہ صرف پاکستان میں نہیں سارے عالم اسلام میں اور بین الاقوامی طور پر آپ فضلاء اور اچھے علماء کی مانگ بہت بڑھ جائے گی، اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ دارالعلوم ہی میں آپ کا یہ سارا وقت علم میں، عمل میں، عبادت میں خرچ ہو اور جب آپ کسی راستہ سے گزریں تو لوگ دیکھ کر کہیں کہ سبحان اللہ یہ فرشتے ہیں یا انسان ہیں؟! اور وہ دیکھ کر تعجب کریں کہ یا اللہ!...... ایسے پرفتن دور میں ایسے پاک اخلاق والے، ایسے نورانی چہروں والے، ایسے باعمل، ایسے نماز کی پابندی کرنے والے ایسے ایک دوسرے پر نثار ہونے والے بھی موجود ہیں؟! تو آپ سے یہ عرض کرنا تھا کہ ایک وقت آنے والا ہے جو بہت دور نہیں قریب ہے کہ تمہارے پیچھے پیچھے لوگ بھاگتے پھریں گے، منت سماجت کریں گے کہ ہمارے ساتھ جا کر درس و تدریس کرو، پانچ پانچ چھ چھ ہزار تنخواہوں کی پیش کش کریں گے کہ ہمارے ہاں دین پڑھاؤ تو اللہ تعالیٰ دنیوی پوزیشن بھی دے گا، تمہاری حیثیت بہت اونچی ہوگی مگر یہ تب کہ تمہارا وقت ضائع نہ گزرے، علم کے ساتھ عمل ہو، سارا وقت اسی میں صرف ہو جائے۔

خواص امت کے لیے مستحبات پر بھی عمل لازمی ہے:

یہ لوگ نہیں مانتے کہ تم کہہ دو کہ بابا یہ تو مستحب ہے، وہ کہے گا کہ ٹھیک ہے یہ مستحب ہے مگر خواص کو مستحب بھی ترک نہیں کرنا چاہیے وہ تو مستحب کی بھی پابندی کریں۔ جیسے جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا انہیں کہ ان مستحبات نے تو یہ درجہ دیا، اب مرتے وقت مستحبات کو کیوں چھوڑوں، تسبیح کو کیوں ہاتھ سے رکھ دوں؟ تو واجب تو نہیں تھا مگر مستحب کی پیروی ترک نہیں کرنی چاہیے۔

دھڑے بندی، غیر تعلیمی، جماعتی اور سیاسی سرگرمیاں نہایت مہلک ہیں:

بہر تقدیر میرے بھائیو! اب اندرونی حالات جو مدرسہ کے ہیں، ان شاء اللہ مدرسہ سے آپ کی جو بھی خدمت ہو سکے اپنی طاقت کے مطابق کرتی رہے گی اور اس میں ان شاء اللہ کمی نہیں کریں گے مگر تم بھی برائے خدا کوئی ایسی حرکت نہیں کرو گے جو مدرسہ والوں کے لیے باعث پریشانی ہو، مدرسہ والوں کو اس سے پریشانی ہو مثلاً مدرسہ میں کئی کئی پارٹیاں طلبہ کی بن گئیں، کمرہ میں رہنے والے ایک دوسرے کے پیچھے پڑ گئے، یہ ضادی ہے یہ فلاں ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، دوسرے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ایک کی جگہ دو دو جماعتیں ہونے لگیں تو نماز کی جماعت جب ایک نہ رکھ سکے تو وہ آگے قوم میں اتفاق واتحاد کیسے برپا کر سکتا ہے؟ یہ جھگڑے فساد کرنے لگ جائیں تو تفرقہ بازی، جتھہ بازی، دھڑے بازی میں لگ جائیں تو آگے قوم کی اصلاح کیسے کر سکیں گے؟ ایسے لوگ مدرسہ کے لیے مجھ ناچیز بیمار اور بوڑھے کے لیے انتہائی ضعف، کمزوری اور تکلیف کے باعث ہوں گے۔

تفرقے اور پارٹی بازی:

میں آپ کی خدمت میں اس وقت تو یہ اپیل کرتا ہوں کہ جتھے نہیں بناؤ گے، تفرقے میں نہیں پڑو گے آپس میں پارٹی بازی نہیں کرو گے، بس تعلیم اور درس وتدریس میں لگے رہو گے، بڑے علماء راسخین اور مخلص اساتذہ اللہ پاک نے ہمیں دیے ہیں اور جتنے بھی دار العلوم کے ملازم ہیں سب خادم ہیں، ان شاء اللہ ہم سب خدمت کریں گے مگر تم لوگ بھی اللہ کی خاطر ہماری حالت پر رحم کرو گے کہ یہ جماعتیں انجمنیں یہ سیاست بازی نہیں کرو گے، اس کے لیے ہم ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں، یہ وفاق المدارس کی بھی ایک طے شدہ پالیسی ہے یہاں بھی وفاق کے مجلس شوریٰ کا سب سے بڑا اجلاس ہوا تھا اور اس میں طے ہوا ہے کہ کسی قسم کی کوئی پارٹی یا تنظیم اور جماعت نہیں ہوگی کسی مدرسہ میں، اور اسی رمضان میں بھی مدارس سے اساتذہ کے بارے میں جتنے بھی خطوط آئے اساتذہ اور طلبہ کو مانگنے کے لیے تو ہر ایک میں یہ بھی لکھا ہوتا تھا کہ اس شرط پر ہمیں اساتذہ چاہئیں کہ جماعتوں اور سیاسی تنظیموں والی بیماری ان میں نہ ہو، جتھہ بندی اور پارٹی بازی نہ کرے، ورنہ ہم ایسے لوگوں کو رکھنے کے لیے تیار نہ ہوں گے۔

میں آپ سے یہ عرض کروں کہ آپ سب یہاں علم کے لیے آئے ہیں، ماں باپ نے تمہیں علم کے حصول کے لیے یہاں بھیجا ہے، آپ سب کا اپنا مدرسہ ہے، مھما امکن ہم خدمت کی کوشش کرتے رہیں گے ان شاء اللہ مگر یہ لازمی ہے کہ آپ سب آپس میں متفق رہیں آپس میں جھگڑے نہ ہوں باہمی اختلافات نہ ہوں، ایک دوسرے سے قربان ہوتے ہو ایک دوسرے کی غیبت اور برائی نہ ہو اور اپنے اساتذہ کا ادب کرو گے۔

ادب اور خدمت:

اور یہ یاد رکھیں کہ علم ادب ہی سے آتا ہے، استاد کا ادب کرو گے اور خدمت بھی تو علم اللہ تعالیٰ دے دے گا اگر استاد کا

ادب اور خدمت نہ ہو تو علم بھی نہیں ہوگا پھر دیکھیے! یہاں خدمت بھی استاد کی کونسی بڑی کرنی ہے کوئی بھینس نہیں گائے نہیں کہ چرانی ہے نہ کوئی گھاس استاد کے لیے کاٹ کرلانا ہے، کپڑے دھونے نہیں، سوائے اس کے کہ استاذ کا احترام ملحوظ رکھو، ہم دیوبند میں ہوتے تھے تو جس راستہ پر سامنے سے استاذ آجاتا تو ہم راستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو جاتے کہ کہیں ان کے احترام اور عظمت کے خلاف نہ ہو جائے، ان کی عظمت ادب اور احترام کی وجہ سے راستہ چھوڑ دیتے تو یہ باتیں کو ملحوظ رکھنی چاہیے۔

منکرات سے اعراض:

مستحبات پر عمل، منکرات سے بچنا، بعض لوگ کمروں میں سگریٹ پھونکتے ہیں یہ بہت غلط بات ہوگی، داڑھی ایک مشت سے کم تراشنا بھی فسق ہے، داڑھی مونڈنا بھی فسق ہے اور مشت بھر سے کم تراشنا بھی فسق ہے۔

سنت پر عمل:

دیکھیے یہ سنت کا لیبل جب ہم اپنے اوپر لگاتے ہیں تو خود تو سنت پر عامل ہو جائیں، خود سنت پر عامل نہ ہوں گے اور باہر جا کر پرویز اور منکرین حدیث سے کہیں گے کہ سنت حجت ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (النساء:۵۹) کہیں گے تو وہ کہے گا مولوی صاحب! یہ اپنے چہرے کو دیکھ لو، کیا تمہارا یہ چہرہ اور داڑھی سنت پر پوری اترتی ہے، کیا یہ اطیعوا الرسول ہے؟ تمہارے چہرے کا سائن بورڈ تو سنت کے خلاف ہے تو ہم دوسروں کو کس طرح سنت پر کاربند رہنے کی بات کر سکیں گے جب خود عمل نہیں ہوگا، ان باتوں میں آپ کا نقصان نہیں بلکہ آپ ہی کا فائدہ ہوگا اور ان شاء اللہ علم میں بہت خیر و برکت ہوگی، ٹھیک ہے نا؟ ان شاء اللہ، آپ کو اللہ تعالیٰ ان قواعد شرعیہ پر کاربند رہنے کی توفیق دے گا اور اللہ تعالیٰ دنیا اور عقبیٰ دونوں بہتر کر دے گا، اللہ تعالیٰ سب کو علم باعمل نصیب کر دے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کے لیے صحت عطا فرمادے۔

واخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین

(باقی از: ''فقہ حنفی کی امتیازی شان'')

مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ فروعی مسائل میں قطعاً حنفی تھے بلکہ وہ خود ہی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ وصیت فرمائی ہے: اوصاہ بالتقلید بھذہ المذاہب الاربعة ولا اخرج منھا والتوفیق مااستطعت'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان مذاہبِ اربعہ کی تقلید کی وصیت فرمائی اور یہ کہ حتی الامکان ان سے باہر نہ جاؤں۔''

نواب صدیق حسن صاحب مرحوم فرماتے ہیں: طریقہ ھذا کلہٗ حنفی وشرعة حقة و معنیٰ علیھا السلف والخلف (الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ) یعنی ان کا یہ طریق تمام کا تمام حنفی ہے اور صحیح مشرب ہے جس پر سلف وخلف متفق طور پر چلتے رہے ہیں۔